معمولاتِ حضراتِ نقشبندیہ

مؤلفہ

ملا حسین خباز نقشبندی قدس سرہٗ

○

ترجمہ

ملک فضل الدین نقشبندی علیہ الرحمۃ

○

ناشر: سُنی لٹریری سوسائٹی

۴۹ - ریلوے روڈ، لاہور۔

معمولاتِ حضراتِ نقشبندیہ

اس رسالہ میں مذکور احادیث کی تحقیق ہونی چاہیئے اور اعراب بھی درست ہونے چاہئیں

مؤلفہ

مُلا حسین خباز نقشبندی قدس سرہ

حافظ محمد طیب
سیالکوٹ

ترجمہ

ملک فضل الدین نقشبندی علیہ الرحمۃ

ناشر: سُنی لٹریری سوسائٹی
۴۹- ریلوے روڈ، لاہور۔

فیضان نظر ! مجدد عصر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی

بیاد گار ! پیر طریقت حضرت صوفی کندل خان صاحب نقشبندی علیہ الرحمہ

بانی و نگران ! مولانا محمد شہزاد مجددی سیفی

سلسلہ دستک نمبر ۲۱

نام کتاب	معمولات حضرات نقشبندیہ
مؤلف	ملا حسین خباز نقشبندی کاشمیری علیہ الرحمہ
ترجمہ	ملک فضل الدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ
موضوع	ہشت شرائط طریقہ نقشبندیہ
مقدمہ	پیرزادہ اقبال احمد صاحب فاروقی
سال طباعت اول	۱۹۱۵ء
سال طباعت تازہ ایڈیشن	جون ۱۹۹۶ء ۱۴۱۷ھ صفرالمظفر
ناشر	سنی لٹریری سوسائٹی
ہدیہ	دعائے خیر بحق معاونین
نذرانہ عقیدت	برائے حضرات خواجگان نقشبندیہ
ملنے کا پتہ	سنی لٹریری سوسائٹی ۴۹ ریلوے روڈ لاہور

نوٹ:۔ نقشبندی مجددی حضرات آٹھ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر اعزازی منگوا سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

حضرات خواجگان نقشبندیہ سلسلہ تصوف کے ایسے قافلہ سالار ہیں جنہوں نے تصوف کے تمام خانوادوں سے بڑھ چڑھ کر قلب و نظر کے سنوارنے میں حصہ لیا ہے اس سلسلہ عالیہ نے نہ صرف عوام الناس کو شریعت و طریقت پر چلنے کی تربیت دی بلکہ قاہر اور جابر بادشاہان جہان کی ذہنی تربیت کر کے انہیں انسانیت کی خدمت پر لگا دیا ایشیائے کوچک کے دو فاتح جنہوں نے اپنی شمشیر خارا شگاف سے مشرق و مغرب کو زیر نگیں کیا۔ وہ حضرات خواجگان نقشبندیہ کی نگاہ تربیت سے پاکباز اور نیک سیرت بن گئے اور ان کے ہاتھ ظلم و ستم سے رک گے۔ ان کے دل و دماغ عوام کی بہتری کے لئے وقف ہو گئے ایشیائے کوچک سے چل کر سلسلہ نقشبندیہ کے جو ارباب طریقت برصغیر پاک و ہند میں آئے انہوں نے اکبر کے دین الٰہی کی بے دینی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا' پھر اسی مغل خانوادہ کے شہنشاہوں کو ایسی تربیت دی کہ وہ شاہ جہان اور اورنگزیب کی شکل میں شب بیدار بنے اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں سرشار ہوئے اور برصغیر میں ایسی ایسی عظیم الشان مساجد تعمیر کیں جس کی مثال دنیا بھر میں نہیں ملتی۔

سلسلہ نقشبندیہ کی بنیاد حضرت خواجہ خواجگان سید بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ نے بخارا کے قریب قصر عارفان میں رکھی۔ پھر اس سلسلہ عالیہ میں ایسے ایسے ارباب طریقت کو تربیت دی جو دنیائے اسلام میں طریقت کے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ قصر عارفان کے یہ تربیت یافتہ حضرات خواجگان نقشبندیہ چار دانگ عالم پر چھا گئے اور مشرق و مغرب میں سلسلہ نقشبندیہ کو پھیلاتے گئے۔ دنیائے تصوف کے تمام سلاسل سے بڑھ کر اس سلسلہ تصوف نے روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ اتباع شریعت پر جو کام کیا۔ اس کے اثرات و ثمرات صدیوں تک

نمایاں رہے۔ الحمد للہ آج بھی پاک و ہند کے علاوہ افغانستان' ایشیائے کوچک کی مسلمان ریاستوں۔ روس کے شمالی علاقوں پھر "نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کا شغر" سلسلہ نقشبندیہ کی خانقاہیں موجود ہیں۔ اور بڑے اہتمام سے کام کر رہی ہیں۔

پاکستان میں پچھلے چند برسوں سے حضرات نقشبندیہ کے بعض پیران طریقت خصوصا" صاجزادگان وقت نے سلسلہ نقشبندیہ کے بنیادی اصولوں اور اہم شرائط کو نظر انداز کرتے ہوئے۔ ذکر باالجہر اور حق ہو کی بلند آوازی کو اپنا شعار بنا لیا ہے ان حضرات کو خواجگان نقشبندیہ کے آٹھ اصولوں ہوش در دم' نظر بر قدم' سفر در وطن' خلوت در انجمن یاد کرد بازگشت' نگاہ داشت اور یادداشت کے روحانی اثرات کا غالبا" علم نہیں ہے۔

یہ وہ اصول ہیں جنہیں خواجگان نقشبندیہ نے اپنایا۔ اپنے حلقہ روحانیت میں پھیلایا۔ سالکان طریقت کو اس پر چلنے کی تلقین کی۔ پھر انکی شب و روز نگرانی کی۔ اس روحانی تربیت کے اثرات سامنے آئے تو دنیا نے دیکھا۔ کہ جو لوگ صبح و شام اپنے معمولات دنیا میں سرگرم نظر آتے تھے انہیں قلبی طور پر اللہ سے کتنا لگاؤ ہے۔ جو لوگ ظاہری طور پر عام لوگوں کی صفوں میں نظر آتے تھے وہ باطنی طور پر اپنے اللہ سے کتنے مربوط ہیں۔ حضرات خواجگان نقشبندیہ خصوصا" خانوادہ مجددیہ نے ان آٹھ شرائط اور اصولوں کو اپنے روحانی حلقوں میں اتنا فروغ دیا کہ صدیاں گزرنے کے باوجود سلسلہ نقشبندیہ کی خانقاہیں ایسی قافلہ سالار بن کر سامنے آئیں۔ جس سے اپنی منزل مقصود تک رسائی آسان ہوتی گئی۔ پاکستان میں نصف صدی پہلے نقشبندی اور مجددی خانقاہیں اور ان میں تربیت پانے والے سختی سے ان اصولوں پر کار بند رہے۔ اور خواجگان نقشبندیہ کے اس طریقہ کار کی وجہ سے پاکستان کی یہ خانقاہیں اور ان خانقاہوں کے مشائخ اپنے اپنے مریدوں کی تربیت کرتے رہتے ہیں اور یہ خانقاہیں ان شرائط اور اصولوں کی وجہ سے مرجع خلائق رہی ہیں' یہ نقشبندی تربیت گاہیں۔ لاکھوں انسانوں کو گناہوں سے محفوظ کرتی گئیں اور نہایت خاموشی بلکہ نظم و ضبط سے اصلاح نفس کے فریضہ کو سرانجام دے رہی ہیں۔

نقشبندی بزرگوں کے پردہ پوش ہونے کے بعد ان خانقاہوں پر انکے صاحب زادوں، پیرزادوں، مشائخ زادوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور وہ اپنے بزرگوں کے سجادوں پر بیٹھ کر سجادہ نشین بن گئے ان "سجادہ نشینوں" نے نقشبندی خانقاہوں کو درگاہوں میں تبدیل کر دیا "آج نوبت بایں جا رسیدہ است" کہ سجادہ نشین اور درگاہ نشین حضرات اپنے طریقہ کے اصولوں کو چھوڑ کر نمائشی اذکار کو رواج دے رہے ہیں اگر ان حضرات کو اپنے سلسلہ نقشبندیہ سے لگاؤ ہوتا یا اپنے آباؤ اجداد کے طریقہ کار سے منسلک رہتے تو یہ اپنے طریق عالیہ کو چھوڑ کر دوسرے سلسلہ تصوف کے اصولوں پر چل کر شور و غل نہ کرتے اور نہ اپنی محافل اور مریدوں کو اس شور و شغب کی تربیت دیتے جس سے عام لوگ نقشبندی مجالس کو ایک تماشا محسوس کرنے لگتے ہیں۔

ایسے حضرات کی اس روش کے پیش نظر یہ مختصر سی کتاب کو جو حضرات نقشبندیہ کے آٹھ شرائط اور اصولوں پر مشتمل ہے شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک ابتدائی کتاب ہے اور اس سے طالبان حق کو اپنے ابتدائی کے مراحل طے کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس مختصر مگر اہم کتاب کو جسے حضرت ملا حسین خباز نقشبندی کاشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے فارسی میں لکھا تھا اور ہم اسے اردو ترجمہ کے ساتھ ان طالبان حق کی رہنمائی اور تربیت کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ جو حضرات واقعی خواجگان نقشبندیہ کے نقش قدم پر چلنے کے خواہش مند ہیں وہ اس کتاب سے یقیناً" رہنمائی حاصل کریں گے۔

سنی لٹریری سوسائٹی لاہور کے نگران مولانا محمد شہزاد مجددی صاحب سیفی خود ایک عالم دین ہیں نقشبندی ہیں مجددی ہیں اور سلسلہ نقشبندیہ کے اصولوں پر پابندی کا اہتمام کرتے ہیں۔ انہیں جب یہ عظیم الشان کتاب پیش کی گئی تو انہوں نے اسے چھپوا کر نقشبندیوں اور مجددیوں کو پہنچانے کا اہتمام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور کتاب ھذا کو حضرات خواجگان نقشبندیہ کے ارواح مقدسہ کے لئے نذرانہ بنائے۔ آمین

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

اُردُو ترجمہ

رسالہ

ہشت شرائط حضرات خواجگان نقشبندیہ

قدس اسرارھم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ (اور جن لوگوں نے ہمارے لئے کوشش
کی ہے۔ البتہ ہم اُن کو اپنے رستے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اور تحقیق
خداوند تعالےٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ دونوں جہان کے
پروردگار کا شکر ہے۔ اور عاقبت ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔
اور سلام اور درود اُس کے رسول محمد پر اور اُس کی تمام آل اور صحاب پر) +

یاد رہے کہ حضرات خواجگان نقشبندیہ علیہم الرحمۃ والرضوان کا طریقہ یہ
آٹھ شرطیں تھیں ؎

گفتار خوش از حسین کشمیر شنو — آثار ہدایت است تقریر شنو
شرح این ہشت شرائط بجم اے طالب — روشن ہست شرائط زمن ای مہر شنو
ہر کس کہ عمل بریں شرائط کرد است — رہ یافت بسی ایجوان ای پیر شنو
بجز از راہِ شریعت نبری راہ بخدا — کیں رہ چو رہ ہدا است تدبیر شنو

؎

ہشت شرط است در رہِ حق ای حسین — گر نگہ داری شوی فارغ ازیں
ہوش در دم ہم نظر اندر قدم — خلوت اندر انجمن شد دمبدم
ہم سفر اندر وطن باید ہمے — یاد کرد و بازگشت در ہر دمے
پس نگاہ داشت باید یاد داشت — شغل داری صبح شام و شب و چاشت

شرط اول ہوش در دم

ہوش در دم کے دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص عام معنی یہ ہیں
کہ جو دم اندر سے باہر آئے، چاہئے کہ حضور د آگاہی سے ہو۔ (سالک کو

چاہیے) کہ غفلت کو دخل نہ دے۔ اور ہمیشہ ذکر میں مشغول رہے اور طیِ قلب حاصل کرے۔ چنانچہ چند بار ذکر کرے بلکہ کئی سو تیہ ذکر کرے تاکہ عذاب سے رہائی پاوے اور اس کا مقصد حاصل ہو۔ جیسا کہ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (اور یاد کرو اللہ کو زیادہ یاد کرنا شاید کہ تم بہتری دیئے جاؤ) سے یہی مراد ہے ؎

از ذکرِ خدا آئنباش یک دم غافل — کز ذکر بود مراد و مقصد حاصل
ذکراست کہ اہلِ دل را در ہمہ وقت — آسائش جاں باشد و آرائش دل

اور خاص معنی یہ ہیں کہ ہر ایک دم میں غیر کی نفی اور حق کا اثبات کرے یا اپنے آپ کی قسم قسم کی نفی کرے جیسا کہ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا هُوَ (نہیں موجود مگر وہی یعنی خدا) سے اسی کی طرف اشارہ ہے ؎

تا محو شدم از خود و از ہر دو جہاں — جز وے نبود در نظرم ہیچ عیاں
ظاہر چو شود ہر چہ مرا از دل و جاں — ہست آنہمہ یک قبلہ و یک روئے نہاں

اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ازل سے ابد تک کے وقفے کو ایک ساعت جاننا چاہیے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ (وہ دن دیکھینگے جن کا وعدہ دیئے گئے ہیں نہیں دیر کرتے

ہیں دن میں سے ایک گھڑی بھی) اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ فَجْعَلْھَا طَاعَۃً (دنیا ایک گھڑی ہے پس اس میں بندگی کرو) بلکہ دنیا ساعت بھی نہیں ہے۔ چنانچہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ یَکُوْنُ (ویسا ہی ہے) سے یہی مطلب ہے اور بزرگوں نے کہا ہے اَلْوُجُوْدُ بَیْنَ الْعَدَمَیْنِ کَالْعَدَمِ (وجود دو عدموں کے درمیان عدم کی مانند ہے)۔

شرط دوم نظر بر قدم

نظر بر قدم کے دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص عام یہ ہے کہ سالک رستہ چلتے وقت اُوپر نیچے دائیں اور بائیں نہ دیکھے اور اپنے پاؤں کی پشت کی طرف دیکھتا رہے یعنی غیر حق کو اپنے پاؤں کے نیچے لائے۔ اور تواضع حلم نرمی اور عاجزی سے رستہ طے کرے۔ جیسا کہ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ فَرِحًا (زمین پر خوشی کرتے ہوئے نہ چلو) سے یہی مراد ہے۔ چنانچہ بزرگوں نے فرمایا ہے۔ یَکْرَھُوْنَ فُضُوْلَ النَّظْرِ کَمَا یَکْرَھُوْنَ فُضُوْلَ الْکَلَامِ (جیسا کلام کی فضول کو مکروہ جانتے ہیں ویسا ہی نظر کی فضولیات کو مکروہ جانتے ہیں) اور خاص معنی یہ ہیں کہ

سالک جب معرفت کے رستے کو طے کرنا چاہے تو معرفت گوناگوں میں قدم رکھے کیونکہ معرفت کا کوئی انتہا نہیں۔ اور ترقی حاصل کرے۔ چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر روز ستر مرتبہ استغفار اور توبہ کیا کرتے تھے یعنی ہر روز ستر مقام طے کرتے تھے اور قدم اُٹھاتے تھے اور مقام گذشتہ سے توبہ کرتے۔ اسی طرح پیغمبر خدا کی تابعداری ہر فرد بشر پر فرض ہے اور ایک مقام سے دوسرے مقام میں قدم رکھے۔ اور مقام گذشتہ سے توبہ کرے۔ اور چونکہ سلوک میں عجیب و غریب چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ اور معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی طرف نگاہ تک نہ کرے اور اصل مقصود کو جو خداوند تعالے جل جلالہٗ ہے۔ اور مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (نہ نظر اچکی ہے اور نہ نافرمانی کی ہے) جو حضرت رسالت پناہ کی صفت ہے اس کو اپنا پیشہ اختیار کرے۔ اور آنجناب کے حالات کی متابعت کرے ؎

دنیا جم را و قیصر خاقاں را　　دوزخ بہ بداں بہشت نیکاں را
تسبیح فرشتہ صفا رضواں را　　جاناں ما را و جان من جاناں را

شرط سوم سفر در وطن

سفر در وطن کے بھی دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص۔ عام معنی یہ ہیں کہ سالک طبیعت بشری میں سفر کرے۔ یعنی چوپایوں کی خصلت سے انسانی خصلت میں اور انسانی سے فرشتوں کی خصلت میں اور بُری خصلتوں سے نیک خصلتوں میں انتقال کرے۔ یعنی روح جو اُس کا لطیفہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا مظہر ہے اور خدا کا خلیفہ ہے کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (تحقیق میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں) اسکی ذات میں ہے۔ انسانی صفتوں سے روحانی صفتوں میں بدل جائے اور نفس عین روح بنائے اور روح کو عین مجروح کرے اور مجروح کو عین مفتوح کرے ؎

یارے چہ خوش است بے دہان خندیدن ۔ بیواسطۂ چشم جہاں را دیدن
بنشین و سفر کن کہ بغایت خوب است ۔ بے منت پا گردِ جہاں گردیدن

اور معنی خاص یہ ہیں۔ کہ سالک ناسُوت ملکوت جبروت اور لاہوت کا سفر کرے۔ ان چاروں سفروں کا ذکر رسالہ منازل المسافرین میں مفصل طور

پڑھا ہوا ہے۔ اس میں مطالعہ کرنا چاہئے۔ مجمل طور پر یوں ہے کہ ناسوت میں خلقت سے خدا کی طرف اور ملکوت میں خدا کی طرف سے خدا کے ساتھ اور جبروت میں خدا کے ساتھ سے خدا میں اور لاہوت میں خدا میں سے خدا کی طرف یعنی انسانیت سے ملکیّت میں اور ملکیت سے روحانیت میں اور روحانیت سے رحمانیّت کی طرف انتقال کرے۔ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ (پس جس طرف تم رُخ کرو گے، اُسی طرف خدا کا چہرہ ہی) کے عالم میں مشرف ہو۔ کہ مَارَاَیۡتُ شَیۡئًا اِلَّا رَاَیۡتُ اللّٰہَ فِیۡہِ (میں نے کوئی ایسی شئے نہیں دیکھی جس میں خدا نہ دیکھا ہو) سے یہی مطلب ہے ؎

نہاں مے نگرم در ہمہ پوست | یک روئے عیاں در ہمہ آئینہ ہموست
در میوہ اگرچہ صد حلاوۃ دارد | یک آں نہاں باہمہ لذات درو ست

چوتھی شرط خلوت در انجمن

خلوت در انجمن کے بھی دو معنی ہیں، ایک خاص دوسرے عام۔ عام یہ ہیں کہ سالک اپنے ظاہر کو خلق سے اور باطن کو خدا سے لگائے رکھے اور اپنے ظاہر کو فرائض اور سُنن کے نور سے منوّر کرے اور اپنے باطن

کو خداوند تعالےٰ کے مشاہدہ سے روشن کرے۔ اور ذرہ بھر غفلت کو بھی اپنے اندر نہ گھسنے دے۔ اور فراغت و جماعت میں خداوند تعالےٰ کے ساتھ رہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَن ذِكۡرِ ٱللَّهِ وَإِقَامِ ٱلصَّلَوٰةِ وَإِيتَآءِ ٱلزَّكَوٰةِ ایسے آدمی ہیں، جن کو تجارت و بیع بھی یاد الٰہی سے نہیں روکتی اور وہ نماز ادا کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ دیتے ہیں

از دروں شو آشنا و زبروں بیگانہ شو

ایں چنیں زیبا روش کم مے بود اندر جہاں

چنانچہ خواجہ قطب الاقطاب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی عمر میں ایک جوان کو دیکھا میں فخر کرتا تھا کہ کیا ہی اچھا ہوتا جو میں اس جوان کی طرح ہوتا۔ اس کی یہ کیفیت تھی کہ مینا بازار میں ہزار اشرفی کا سودا کر رہا تھا۔ لیکن ایک دم بھی خدا کی یاد سے غافل نہ تھا۔ ہاں ایسے شخصوں کا ظاہر تو خلقت کے ساتھ ہوتا ہے اور باطن خداوند تعالےٰ کی صفات اور اسما کے مشاہدہ میں ✣

اگر کسی شخص کو اس بات میں مشکل پیش آئے۔ میں اس کی مثال بیان کرتا ہوں۔ فرض کرو کہ ایک ایسا شخص ہے جس میں عادت ہے کہ ایک ہی

وقت میں پانی کا کوزہ سر پر بغیر ہاتھ کے سہارے کے اُٹھائے رہتا ہے اور پائوں سے رستہ چلتا ہے اور ہاتھ سے کام کرتا ہے۔ اور زبان سے باتیں کرتا ہے اور کانوں سے سُنتا ہے اور آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ لیکن اُس کا دل پانی کے کوزے کی طرف ہوتا ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گر پڑے ؂

پس سالک کو چاہئے۔ کہ اپنے ظاہر کو حدود اللہ کے ادا کرنے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری میں رکھے اور اپنے باطن کو حضرت رسالت کے تابع بنائے۔ تاکہ اس کا ظاہر بدعت اور گمراہی میں مبتلا نہ ہو اور اس کا باطن گمراہی اور بُرے عقیدوں اور جھوٹے ارادوں کی طرف مائل نہ ہو۔ اور ہردم خداوند تعالےٰ کی اور اُس کی محبت اور محمد مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سے افعال اقوال اور احوال میں پختہ ہو جائے اور ذرہ بھی اس کی متابعت کے برخلاف نہ کرے۔ چنانچہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (کہ اگر تم اللہ کو محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو، خدا تم سے محبت کریگا) سے یہی مراد ہے۔ اور خاص معنی یہ ہیں۔ کہ چونکہ روح خدا کا خلیفہ ہے اور اس کی صفات کا عرش ہے

اس لئے اس میں طرح طرح کے جنگل اور عجیب و غریب مجلسیں ہیں، انکی طرف ہرگز خیال نہ کرے اور خداوند تعالےٰ کے مشاہدہ سے باز نہ رہے اور مشاہدہ کے عجائب و غرائب میں خوشحال رہے۔ اور روح جو کہ حرمِ خدا ہے اور مظہر جمال اللہ ہے۔ حرم سے حریم کی طرف رستہ معلوم کرے اور غیر کو حرم میں دخل نہ دے۔ چنانچہ حدیث نبوی بھی اس بارے میں ہے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَامٌ اَنْ یَّلِجَ فِیْہِ غَیْرُ اللّٰہِ (مومن کا دل حرمِ خدا ہے اور یہ حرام ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اس میں آئے) وقَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ (مومن کا دل خدا کا عرش ہے) یعنی مومن کا دل حرمِ خدا ہے۔ اور یہ بات حرام ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اس میں آئے اور مومن کا دل عرش خدا ہے۔ اور مومن کا دل عرش و کرسی سے بھی بزرگ ہے۔ اور خداوند تعالےٰ کی تمام مخلوقات سے افضل ہے۔ اور نیز حدیث نبوی بھی وارد ہے کہ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ اَکْبَرُ مِنَ الْعَرْشِ وَاَوْسَعُ مِنَ الْکُرْسِیِّ وَاَفْضَلُ مِمَّا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی (مومن کا دل عرش سے بڑا ہے اور کرسی سے وسیع ہے اور جو کچھ اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے سب سے افضل ہے)

اور نیز حدیث قدسی ہے کہ لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ فِیْ

قَلْبُ عَبْدِالْمُؤْمِنِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ (مجھے زمین اور آسمان میں نہ ڈھونڈو بلکہ مجھے پرہیزگار اور شریف مومن کے دل میں ڈھونڈو) اور ایک اور حدیث قدسی ہے۔ یَا ابْنَ اٰدَمَ خَلَقْتُ الْاَشْیَاءَ لَکَ وَخَلَقْتُکَ لِیْ یعنی اے آدم کے فرزند میں نے جہان کی چیزوں کو تو تیرے لئے پیدا کیا اور تجھ کو اپنے لئے۔ پس تجھے چاہیئے۔ کہ دونوں جہان کے عجائب و غرائب کی طرف تومائل نہ ہو جائے۔ اور چشم ظاہری کو انجمن ظاہری سے کہ عالم صوری ہے بند کرلے۔ اور چشم باطنی انجمن باطنی سے جو کہ عالم معنوی ہے بند کرے کہ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَۃً لَّھَا لِنَبْلُوَھُمْ اَیُّھُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً۔ (جو کچھ زمین پر ہے اس کو ہم نے اُس کے لئے زینت بنایا ہے تاکہ ہم آزمائیں کہ کون اچھا ہے از روئے عمل کے) سی اسی کی طرف اشارہ ہے۔

شرطِ پنجم یاد کرد

یاد کرد سے مراد ذکرِ لسانی اور قلبی ہے۔ اور اس کے بھی دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص۔ عام تو یہ ہیں کہ جو کچھ زبان سے کہا جائے اُس کا اثر دل پر لیجائے اور اس کا حظ اُٹھائے۔ اور خاص معنی یہ ہیں

کہ جو کچھ دل سے خدا کی یاد کرے زبان کو اُس سے نا آشنا بنائے اور اپنے اندر خیال کر کے صحرائے دل کی سیر کرے ✣

شرطِ ششم بازگشت

بازگشت یہ ہے کہ ذکر سے مذکور کی جانب بازگشت ہو۔ اور اس کے بھی دو معنی ہیں، ایک عام دوسرے خاص۔ ان دو آیتوں سے سمجھ لینے چاہئیں عام یہ ہیں کہ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً یعنی اپنے پروردگار کے نام کو یاد کر اور تمام مخلوقات سے پورے طور پر کنارہ کش ہو، یعنی ہر حالت میں خدا کی طرف متوجہ ہو۔ اور خاص یہ ہیں کہ وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ یعنی اپنے پروردگار کو اُس وقت یاد کر جبکہ تو اپنے آپ کو بھلا دے۔ کیونکہ ذاکر کا مذکور میں فنا ہو جانا دوسری حقیقت ہے یعنی نفی سے تو وجود بشری فنا ہو جاویگا۔ اور واجب الوجود کے اثبات سے تو بقا حاصل کریگا ✣

شرط ہفتم نگاہداشت

نگاہداشت یہ ہے کہ خطرات کی نفی کا مراقبہ کرے۔ اور خدا کے علاوہ تمام چیزوں سے دل کو نگاہ رکھے۔ اس کے بھی دو معنی ہیں۔ عام اور خاص۔ عام یہ ہیں کہ مراقبہ اس طرح کرے کہ اپنا تمام ظاہر و باطن خداوند تعالےٰ کی طرف لگائے۔ جیسا کہ بلی چوہے کے سوراخ میں چوہے کے حاصل کرنے کے لئے کرتی ہے۔ اور خاص یہ ہیں۔ کہ نہ ظاہر ہی رہے اور نہ ہی باطن اور نہ مراقبہ رہے نہ غیر۔

شرط ہشتم یادداشت

یادداشت سے جو کہ تمام عبادتوں کا مقصود ہے، مراد از روے ذوق کے آگاہی دوام ہے۔ اس کے بھی دو معنی ہیں۔ عام اور خاص عام یہ ہیں، کہ ہمیشہ توحید اور معرفت میں مُستغرق رہے۔ اور ذوق دائمی حاصل کرے۔ اور بے عقل و بیہوش نہ ہو جائے۔ اور اگر ہو جاے تو طریقت کا نقصان ہے۔ اور آہ و بکا نہ کرے۔ اگر کریگا تو گویا طریقت

کا خون کریگا ؎

ایدل چو خدنگش رگِ جاں بگسست — منما بکس آں رگِ خون آلودت
مے نال چنانچہ نشنوند آوازت — مے سوز چناں کہ بر نیاید دودت

خاص معنی یہ ہیں کہ توحید اور معرفت کے استغراق میں جو اسرارِ الٰہی معلوم کرے انہی پر اکتفا نہ کرکے تازہ بتازہ اسرار حاصل کرے اور اُن کو ظاہر نہ کرے۔ اگر کریگا دو وجہ سے گرفتارِ عتابِ الٰہی ہوگا۔ ایک تو اس واسطے کہ جو شخص بادشاہوں کے رازوں کو افشا کرے نزدیکی کے لائق نہیں ہوتا اور دوسرے اس واسطے کہ دوسرے کے بھید کو ظاہر نہیں کیا کرتے جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ افشاء اسرار الربوبیۃ کفر (خدا کے بھیدوں کو ظاہر کرنا کفر ہے)۔

اِن کے علاوہ تین اور باتیں بھی ہیں:۔

وقوفِ زمانی، وقوفِ عددی اور وقوفِ قلبی۔

وقوفِ زمانی سے یہ مراد ہے کہ اپنے آپ کو ہمیشہ زمانہ گذشتہ کی غفلت اور نسیان کے سبب شرمندہ کرتا رہے۔ اور وقوفِ عددی یہ ہے کہ اپنی حالت کی طرف نگاہ کرے اور دیکھے کہ حالات میں ترقی ہوئی ہے

یا نہیں۔ اگر ہوئی ہے تو خداوند تعالےٰ کا شکور رہووے اور اگر نہیں ہوئی تو اپنا ماتم

کرے۔ اور وقوف قلبی یہ ہے کہ نفس کو پاک کرنے اور دل کو صاف کرنے

اور رُوح کو جلا دینے میں ہر روز زیادہ کوشش کرے۔ وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا

اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (اور اللہ تعالےٰ

دار السلام کی طرف بُلاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف

ہدایت کرتا ہے) ❖

شجرۂ میر سید عابد صاحب کا کہ ان کا نسب والدہ کی طرف سے جناب سید جمال الدین کی طرف پہنچتا ہے

قطب الاقطاب سید السادات	منبع الفیض مجمع البرکات
گوہر درجِ حشمت و تزئین	سیدِ اصفیا جمال الدین
جانشین جناب حضرت میر	قدوۂ اولیا امیر کبیر
قدس اللہ سرہ الاعلےٰ	روّح اللہ روحۃ الاعلےٰ
چوں قدومِ شریف آوردند	باز در عروہ جاے خود کردند
بود ہمراہِ شاں بصد تمکیں	سید اغنیا علاؤ الدیں
آفتابِ سپہرِ فضل و کمال	قدوۂ امیر حال میر جلال

مفخرِ عارفانِ پاک آئین | رکنِ بیتِ فلاح رکن الدین
نیّرِ برج عزّت و تمکیں | قطبِ آفاق میر شمس الدین
قدوۂ عارفاں بخلقِ کریم | سیدِ نیک خوئے میر عظیم
مفخرِ عارفانِ پاک آئین | نجمِ برجِ ہدیٰ شہاب الدین
کوکبِ آسمانِ عزّت بود | نیّرِ برجِ جاہ و حشمت بود
مرشدِ نیک روئے و پاک نسب | بود محکم بجادۂ جد و اب
مصدرِ فیض و علم و عرفاں بود | مرجعِ اہل فضل و احساں بود
ہم چو سید بمسندِ ارشاد | خلق را بہرۂ ہدیٰ میداد
چوں قدم زد بخطۂ باقی | روحِ پاکش بعرش شد راقی
خلفش از ذکور ہیچ نبود | جز دو دختر دو ماہِ برجِ شہود
نامزد شد یکے بہ شیخ زمن | سید نیک خوئے شاہ حسن
زاد ازیشاں بہ عزّت و تزئیں | سیّدِ نیک مرد پاک آئیں
آنکہ بزدود خاطر از ہمہ لوث | غوثِ آفاق شہ محمد غوث

خلف الصدق آں شہ زاہد
حضرت میر سید عابد

شجرہ

قطب الاقطاب منبع البرکات ‏ — مصدر الفیض مفخر السادات
نعمت العارفین بالافضال ‏ — سید العاشقین بالاجلال
یعنی آں شہنشہ آفاق ‏ — شیخ کونین شیخ عبد الرزاق
غوث آفاق شیخ محی الدین ‏ — آفتاب سپہر دنیا و دیں
اعرف عارفان ربانی ‏ — ماہ بغداد شاہ جیلانی
شیخ ابو صالح و عماد الدیں ‏ — سید احمدی شہاب الدیں
حضرت شاہ ابو الحسن شہ دیں ‏ — والئے کشور ہدٰے و یقیں
شرف الدین و شیخ شمس الدین ‏ — سید دیں علی و بدر الدیں
آنکہ بزدود خاطر از ہر لوث ‏ — افضل العصر شہ محمد غوث
برتر از اولیائکان وے است ‏ — رضی اللہ عنہ شان وے است
شرف الدین علی شہ ابرار ‏ — حضرت قاسم خجستہ شعار
فاضل کامل و شہ زاہد ‏ — میر سید محمد عابد
بسط اللہ ظلہ الاعلیٰ ‏ — اید اللہ فیضہ الاسنیٰ
فرد افراد سید احمد ‏ — سید دیں حسین شہ امجد
ساز روشن دلم بنور ہدےٰ ‏ — از دلم زنگ ماسوےٰ بزدا
یا الٰہی بحرمت شانش ‏ — بہر احقاد نیک عنوانش
حضرت عبد باسط آں شہ دیں ‏ — عبد قادر مہ سپہر یقیں
از غم دہر ساز آزادم ‏ — بنعیم خوبنائے دل شادم
دہ رہائی مرا ز ننگ وجود ‏ — ساز مستغرقم بہ بحر شہود
شیخ محمود مہر برج لقا ‏ — سید عبد اللہ آں شہ عرفا

تمت

رباعیات حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

بعد از نماز فجر پنج بار بخواند

یارب بکشا بر دلم از توبہ درے　　بے منتِ مخلوق رساں ما حضرے
در باقیِ عمرم چناں بگذار　　کز من نہ رسد بہ ہیچکس درد سرے

بعد از نماز ظہر پنج بار بخواند

یارب تو درختِ عمر ما پست مکن　　مارا ز شراب نیستی مست مکن
یارب بحرم جملہ جوانمرداں را　　دل تنگ و پریشان تہیدست مکن

بعد از نماز عصر پنج بار بخواند

از خون دلم دو چشم پر نم بہتر　　از عیش و نشاط دل پر غم بہتر
یک لحظہ حضور دل بدرگاہ تو　　از بادشاہئے تمام عالم بہتر

بعد از نماز مغرب پنج بار بخواند

یارب چہ کنم کہ ہیچکس یارم نیست　　از شرم گناہ زبان گفتارم نیست
سرتاسر آفاق بہیچم نخرند　　یارب چہ متاعم کہ خریدارم نیست

بعد از نماز عشا پنج بار بخواند

اے فضل تو دستگیر من دستم گیر　　حیواں شدہ ام ز خویشتن دستم گیر
تا چند کنم توبہ و تا کے شکنم　　اے توبہ دہ توبہ شکن دستم گیر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمن الرحیم

قائم شدہ ۱۱ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

بیادِ محقق العصر حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸-۱۰۵۲ھ)

مجلس شیخ عبدالحق محدث دہلوی

رابطہ آفس: ۵۵۶/ رامائی شاہ کالونی یونٹ نمبر ۱۱ لطیف آباد حیدرآباد سندھ پاکستان کوڈ: ۷۱۸۰۰، فون: ۸۶۷۱۲۰

۲۸۶/۹۲

تاریخ ۱۲ جون ۹۶ء حوالہ

محترم ومکرم، حضرت مولانا محمد شہزاد ملک مجددی صاحب زید مجدہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ مع قیمتی کتبِ دینیہ موصول ہوا۔ دل خوش ہوا۔ آپ کی اس عنایت پر سراپا سپاس ہوں۔ بہت شکریہ۔

آپ کے ادارے نے مختصر مدت میں بہت کام کیا ہے اور اس کا سہرا آپ ہی کے سر جاتا ہے۔ مبارک باد قبول فرمائیے۔ حکیم اہل سنت کی قدر افزائی اور شفقت ہے جو وہ مجھ جیسے طالب علموں پر فرماتے ہیں ورگرنہ من آنم کہ من دانم۔

مجلس کے قیام پر آپ نے مبارک باد دی ہے جزاک اللہ۔

مجلس کی مطبوعات کا آغاز ان شاء اللہ ماہ ربیع الاول سے ہوگا جو کہ آپ کی خدمتِ عالیہ میں بصد خلوص پیش کر دی جائیں گی۔ امید ہے کہ جناب آئندہ بھی اسی طرح کرم فرماتے رہیں گے۔ قبلہ حکیم صاحب کی خدمت میں بہت آداب۔

فروغِ سنیت کے لیے آپ کی خدمات لائقِ تحسین ہیں۔

مخلص
والسلام

فقیر سید انجم شاہ بخاری
(بانی وخادم مجلس ہذا)

Shah Anjum
LECTURER
Govt: College Hyderabad.

بخدمت گرامی! حضرت مولانا محمد شہزاد ملک مجددی سیفی
بانی و ناظم اعلیٰ سنی لائبریری سوہاوہ لاہور۔

منقبت حضرت خواجہ بہاؤالدّین شاہ نقشبند بخاری قدس سرہٗ

اولیاء میں منفرد ہے شانِ شاہِ نقشبند
اصفیاء کے دل میں ہے ارمانِ شاہِ نقشبند

کاملوں نے خوشہ چینی آپکے خرمن سے کی
واصلوں کے لب پہ ہے فرمانِ شاہِ نقشبند

اللہ اللہ رفعت پرواز فخرِ خواجگاں
طائران قدس ہیں قربانِ شاہِ نقشبند

نقشبندیت کا مرکز ہے بخارا کی زمیں
قاسم فیض ولایت کانِ شاہِ نقشبند

جانشین خواجگاں ہیں خطہ سرہند میں
شیخ احمدؒ مظہر فیضانِ شاہِ نقشبند

علم و حکمت، نورِ باطن، عشق و مستی، جذب و شوق
راہِ حق میں ہے یہی سامانِ شاہِ نقشبند

ہم کو بخشا ہے نہایت در بدایت کا شعور
ہم غلاموں پر ہے یہ احسانِ شاہِ نقشبند

عارفوں میں ہم اسے شہزاد کرتے ہیں شمار
جس کو حاصل ہو گیا عرفانِ شاہِ نقشبند

رشحاتِ کلک .... محمد شہزاد مجددی